تنفیذی خلاصہ

مسلح تشدد افراد، خاندان اور برادریوں پر ایک بہت بڑا انسانی اور اقتصادی بوجھ ڈالتا ہے۔ ہر سال 740,000 سے زائد لوگ مسلح تصادم اور بڑے و چھوٹے پیمانے کے جرم سے جڑے ہوئے تشدد کے نتیجہ میں لقمۂ اجل بن جاتے ہیں۔ ان اموات میں سے زیادہ تر – 490,000 تک – جنگی علاقوں سے باہر پیش آتی ہیں۔ اس تعداد سے پتہ چلتا ہے کہ جنگ مسلح تشدد کی بہت سی ا قسام میں سے صرف ایک ہے اور بیشتر خطوں میں بہت زیادہ اہم نہیں ہے۔

مسلح تشدد ہر عمر کے لوگوں پر محیط ہے لیکن مخصوص جماعتوں اور خطوں کو غیر متناسب طور پر متاثر کرتا ہے۔ عالمی پیمانہ پر یہ 15 اور 44 سال کے درمیان کی عمر کے لوگوں کے لئے موت کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ 40 سے زائد ممالک میں یہ موت کی دس سب سے بڑی وجوہات میں سے ایک ہے۔ لاطینی امریکہ اور افریقہ میں مسلح تشدد موت کی، بالترتیب، ساتویں اور نویں سب سے بڑی وجہ ہے (پیڈن، میک گی اور کرگ 2002 عالمی تنظیم صحت(b 2008)[1] ،۔ تاہم مخصوص آبادیاتی جماعتیں (خاص طور پر نوجوان مرد) اور جغرافیائی خطے دوسروں سے کہیں زیادہ متاثر ہیں۔ مسلح تشدد کے تمام پہلو اکثر نظر نہیں آتے جب تک گہرائی سے ان کا معائنہ اور تجزیہ نہ کیا جائے۔

مسلح تشدد ،اموات کے خوفناک اعدادوشمار کے علاوہ ،ریاستوں اور معاشروں پر بھاری انسانی، سماجی اور معاشی بار بھی ڈالتا ہے۔ بے شمار لوگ ہر سال زخمی ہوتے ہیں–عموماً مستقل طور پر معذور ہوجاتے ہیں– اور خاصی تعداد ان کی ہوتی ہے جو گہرے جسمانی اور نفسیاتی زخموں کے ساتھ زندگی کے دن کاٹتے ہیں۔2 مسلح تشدد کے تباہ کن اثرات میں جسمانی اور ذہنی معذوری، دماغ یا دوسرے اندرونی اعضاءپر زخم اور چھالے، پرانا درد ،جنسی اور تولیدی صحت کے مسائل کا سلسلہ بھی شامل ہے۔(عالمی تنظی صحت:(2008 a)

مسلح تشدد معاشروں کے سماجی تانے بانے کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیتا ہے، خوف اور عدم تحفظ کے بیج بوتا ہے۔ انسانی اور سماجی سرمایہ برباد کرتا ہے اور ترقی کے سرمائے اور امداد کی تاثیر کو کلیۃً ختم کردیتا ہے۔ موت اور جنگ کی تباہی جو سال در سال تسلسل سے چلی آرہی ہے اور جس نے چند ممالک میں ڈیرا جما رکھا ہے ، بنیادی گھریلو پیداوار کی ترقی(GDP) کو ہر سال دو فیصدسے زیادہ گھٹا دیتی ہے اور اس نقصان کے اثرات اختتام جنگ کے بعد بھی سالوں پر محیط ہوتے ہیں۔ تنازعہ سے پاک مسلح تشدد (خواہ وہ چھوٹے پیمانے پر ہو یا بڑے پیمانے پر اور سیاسی پس منظر رکھتا ہو یا مجرمانہ) کا خسارہ (مفقود پیداواریت کی شکل میں) 95 بلین امریکی ڈالر ہوتا ہے۔یہ خسارہ عالمی پیمانے پر سالانہ 163 بلین امریکی ڈالر تک پہنچ سکتا ہے۔

مسلح تشدد پر تحقیق کرنا اور اس کی تفصیلات جمع کرنا مشکل اور بسااوقات متنازعہ ہوجاتا ہے۔تشدد کے سیاسی الجھاو ہوتے ہیں (حتیٰ کہ اس وقت بھی جب خود تشد دسیاست زدہ نہ ہو) اور بعض اوقات تشدد غیر منصوبہ بند بھی ہوتا ہے۔مختلف گروپ عموماً ہلاکت خیز مسلح تشدد کی وسعت کو چھپانے اور کم کرکے پیش کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں اور اس طرح مستند تفصیلات اکٹھی کرنا اور غیر جانب دارانہ تجزیہ کرنا ایک بے حد مشکل کام ہوجاتا ہے۔

تاہم مسلح تشدد کو کم کرنے کے لئے موثر عملی اقدامات کو بڑھاوا دینا، مستند معلومات اور اس کے اسباب ونتائج کے تجزیہ پر منحصر ہے۔ "مسلح تشدد کا عالمی بار" رپورٹ اعداد وشمار اور مختلف ذرائع کی بہت سی مختلف اقسام پر روشنی ڈالتی ہے جس سے دنیا بھر میں مسلح تشدد کے اندیشے پیمانے او راثرات کی ایک جامع تصویر ابھر کر سامنے آتی

ہے۔یہ تصویر مسلح تشدد اور ترقی کے درمیان روابط پر مبنی وسیع تر شواہد کی تخلیق میں معاون ثابت ہوتی ہے اورساتھ ہی یہ مسلح تشدد اور ترقی پر جنیوا اعلامیہ کے تنفیذی مراحل کا ایک حصہ بھی ہے۔

تشدد کے مختلف پہلو

اس رپورٹ کے مقاصد کے لئے مسلح تشدد وہ ہے جس سے

کسی فرد ، جماعت،طبقہ یا حکومت کے خلاف اسلحہ یا دھماکہ خیز مواد کے ساتھ حقیقی یا دھمکی بھری ناروا طاقت کا ایسا دانستہ استعمال ہوجس سے عوام الناس کا تحفظ اور/ یا پائیدار ترقی کو نقصان پہونچے۔

یہ تعریف بہت ساری سرگرمیوں کا احاطہ کرتی ہے، جنگ وتصادم سے وابستہ بڑے پیمانے کے تشد د سے لے کر بین طبقاتی ، اجتماعی تشدد، منظم مجرمانہ اور معاشی تشدد، حصول قوت کے لئے برسرپیکار مختلف افراد یا گروہوں کے ذریعہ سیاسی تشدد،افراد کے مابین بالکل ذاتی نوعیت کا تشد اور جنس پر مبنی تشدد۔3

یہ رپورٹ دنیا کے مختلف خطوں اور عالمی مسلح تشد دکے چند بے حد ڈرامائی نتائج کا تقابل کرتی ہے جیسے: تصادم کے نتیجے میں براہ راست موت ، تصادم کے نتیجے میں بالواسطہ موت، تصادم کے بعد کی ہلاکتیں اور بلا تصادم اموات،جیسے مردم کشی، گمشدگی، اغوا اور امدادی کارکنان کا قتل۔ ان اقسام کے مسلح تشدد کو عموماً بہترین دستاویزی صورت دے دی جاتی ہے۔ اس قسم کی دستاویزات کو دنیا بھر میں ہونے والے مسلح تشدد کی توسیع اور امکانات کو سمجھنے اور مسلح تشدد کے نسبتاً کم اہم پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لئے ایک بنیاد فراہم کرنے والی اہم رہنما دستاویز سمجھا جا سکتا ہے۔

یہ رپورٹ ایک مختلف باب میں عورتوں پر ہونے والے تشدد کو بھی بیان کرتی ہے جو شاذ ونادر ہی نظر آتا ہے۔اور جہاں مسلح تشدد کی غالب ترین شکلوں کے ممکنہ پہلوؤں کا اندیشہ ہوتا ہے۔ جہاں متاثرین (اور تشدد کے مرتکبین) کی غالب اکثریت مرد ہیں وہیں صنفی تشدد کی کچھ ایسی صورتیں بھی ہیں جو اہم تجزیہ کی متقاضی ہیں مگر انہیں اچھی طرح ضبط تحریر میں نہیں لا یا گیا ہے۔

رپورٹ کی بنیادی معلومات یوں ہیں:

- حالیہ برسوں میں ہر سال مسلح تشدد (تصادم والا تشدد یا مجرمانہ تشدد دونوں)کے نتیجے میں براہ راست یا بالواسطہ740,000افراد لقمہ اجل بن چکے ہیں۔
- ان اموات میں سے 540,000سے زیادہ اموات پر از تشددہیں اور جن میں اکثر واقعات ان مقامات پر ہوئے ہیں جہاں کوئی تصادم نہیں ہے۔
- تقریباً200,000افراد--شاید مزید کئی ہزار اور--ہرسال تصادم والے مقامات پر ان وجوہات سے مرگئے جو تشدد کے ضمن میں نہیں آتیں (جیسے نقص تغذیہ ، پیچش یا دو سرے قابل تدارک امراض) مگر جنگ کے اثرات کے طور پر پیدا ہوئیں۔
- 2004اور2007کے درمیان تقریباً208,300پر از تشدد اموات مسلح تصادم کے نتیجے میں درج کی گئیں۔ یعنی فی سال 52,000افرادکی موت کا تناسب ہے۔ یہ محض مندرج (ریکارڈ) موات کا ایک محتاط اندازہ ہے۔ حقیقی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہوسکتی ہے۔
- پُرتشدد اموات کی وجہ سے قوت پیداوار کے فقدان کی شکل میں ،تصادم سے پاک مقامات پر، مسلح تشدد کا معاشی خمیازہ سالانہ 95بلین امریکی ڈالر کے نقصان کی شکل میں ہوتا ہے۔ یہ نقصان مزید بڑھ کر 163امریکی ڈالر تک پہونچ سکتا ہے۔ جو سالانہ عالمی بنیادی پیداوار (GDP) کا 0.14 فیصد ہوتا ہے۔

ان اعدادوشمار سے جو رپورٹ کے مختلف ابواب میں بالتفصیل بیان کئے گئے ہیں ، نمایاں ہوتا ہے کہ تصادم سے پاک مقامات پر ہونے والی پرتشدد اموات اور مسلح تشدد میں بالواسطہ اموات کا عالمی معاشی بار میں زیادہ تناسب ہے بہ نسبت ان اموات کے جو حالیہ جنگوں کے نتیجہ میں ہوئی ہیں۔

پہلی تصویر میں مسلح تشد کے عالمی بار کے درمیان ہلاکتوں کی مختلف

اقسام کو نمایاں کیا گیا ہے۔چھوٹے ہرے دائرے تصادم سے ہوئی پر تشدد اموات کا بلاواسطہ بوجھ ظاہر کرتے ہیں ، ان ہلاکتوں میں عام شہریوں کی بھی ہلاکتیں شامل ہیں اور بر سر پیکار افراد کی بھی۔ سرسری طور پر یہ ہلاکتیں عالمی بار کی سات فیصد کی نمائندگی کرتی ہیں۔اس سے بڑا نیلا دائرہ پر تشدد تصادم سے ہونے والی بالواسطہ ہلاکتوں کی نمائندگی کرتا ہے— مجموعی تعداد کی تقریباً 27 فیصد — او ر تصادم سے پاک مقامات پر پر ُ تشدد اموات کی تعداد — جو کہ 490,000 سالانہ ہے— مجموعی تعداد کی دو تہائی (66فیصد) کی نمائندگی کرتی ہے[4]۔ ان سب کے علاوہ جسمانی اور نفسیاتی زخموں سے چور لوگوں کی خاصی تعداد ہے جس کا نہ کہیں ذکر ہے نہ شمار اور جو مسلح تشدد کے عالمی بار کا ایک حصہ ہے۔

روایتی طور پر مسلح تشد د کے ان تمام مظاہر کو جدا کرکے دیکھا گیا ہے اور تسلیم کیاگیا ہے کہ ان کے اسباب اور حرکیات بھی بنیادی طور پر مختلف ہیں۔ تاہم تشدد کے بدلتے ہوئے مزاج کی وجہ سے عملی اور تجزیاتی طور پر مسلح تشد د کی مختلف شکلوں کے درمیان واضح خط امتیاز بنانا ناممکن سا ہوجاتا ہے۔ تشدد کے بدلتے مزاج میں جنگ برائے معاش کا فروغ ،سیاسی تشدد کے درمیان خط امتیاز کی دھندلاہٹ ،مختلف ممالک اور باہم برسرپیکار ممالک میں جرائم پیشہ گروہوں کا عروج ، غیر سرکاری مسلح گروہوں کی توسیع اور جنگ کے بعد کے اکثر حالات میں عدم تحفظ کی سطح میں مسلسل اضافہ وغیرہ شامل ہے۔

مسلح تشدد کی ان مختلف شکلوں کو لگاتار جدا طور پر دیکھنے سے عالمی اور مقامی سطح پر تشدد روکنے کے معقول اصول وضع کرنے میں رکاوٹ آرہی ہے۔چونکہ "مسلح تشدد کا عالمی بار" رپورٹ کا ایک مقصد ہے سماجی، معاشی اور انسانی ارتقاءپر مسلح تشددکے بُرے اثرات کو بہتر طور پر سمجھانا اس لئے مسلح تشدد کے وسیع تر دائرے کو اختیار کرنا بہ نسبت اس کے کسی ایک مظہر پر توجہ مرکوز کرنے کے زیادہ بہترہے۔

مذکورہ رپورٹ جغرافیائی تقسیم اور مسلح تشدد کی مختلف اقسام کا ارتکاز بھی پیش کرتی ہے۔ تصادم سے متعلق ہلاکتوں پر، جو کہ 2005 سے بڑھتی ہوئی نظر آرہی ہیں زیادہ توجہ مرکوز کی گئی ہے۔

تصویر 1 : ہلاکتوں کی اقسام

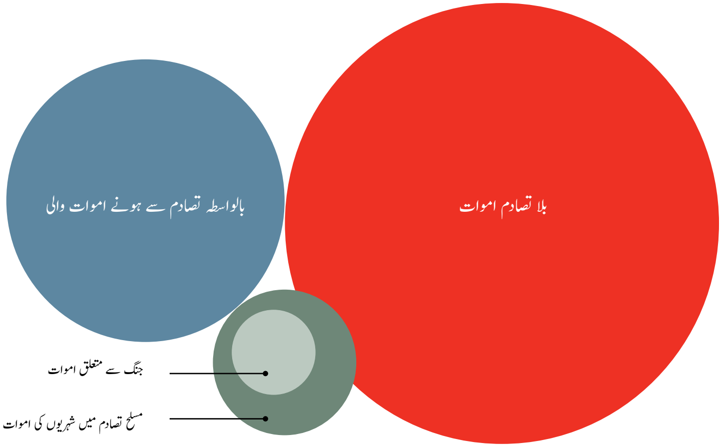

براہ راست تصادم کے نتیجہ میں ہونے والی مندرج اموات کی تین چوتھائی صرف دس ممالک میں واقع ہوئی ہیں۔2007ءمیں افغانستان ،عراق،پاکستان، صومالیہ اور سری لنکا میں مسلح تشدد کے اختتام پر براہ راست تصادم کے نتیجہ میں اموات مجموعی تعداد سے دوتہائی سے زیادہ کم ہوچکی ہوتیں۔ اور ممالک میں مسلح تشدد عام طور پر مخصو ص بلدیات یا علاقوں میں محدود رہا ہے جبکہ دوسرے علاقے اس سے نسبتاً کم اثر انداز رہے ہیں۔

زیادہ تر عالمی توجہ تصادم کے نتیجہ میں ہونے والی پر تشدد مندرج اموات کی تعداد پر مرکوز رہتی ہے۔ جبکہ اس طرح کی تفصیلات عملاً فیصلہ کنند گان اور تجزیہ کاروں کو شدت جنگ اوراس کے مرحلہ وار ارتقاءکا تجزیہ کرنے میں مدد دیتی ہیں۔ نسبتاً یہ چھوٹے اعدادوشمار (ہزار وں میں) مسلح تشدد میں بالواسطہ اموات سے بڑھتی ہوئی ہلاکتوں کے بوجھ کی بڑی تعداد کو مبہم بنا دیتے ہیں۔ایک محتاط اندازہ کے مطابق حالیہ برسوں میں ہر سال 200,000افراد جنگوں کے دوران اور فوراً بعد بالواسطہ موت کا شکار ہوئے۔ان میں سے اکثرافراد بشمول خواتین، بچے اورکمزور (بوڑھے) وسیع پیمانے پر پھیلے ہوئے قابل تدارک امراض سے لقمۂ اجل بن گئے۔ تاہم وہ

بھی اتنے ہی زیادہ تشدد کے شکار ہوے ہیں جتنے تشدد سے مرنے والے۔ متاثرین جنگ کا مناسب طور پر شمار کرنا ہو تو ان بالواسطہ ہلاکتوں کو بھی شامل کرنا ضروری ہے۔ بالواسطہ اموات کی شرح جزوی طور پر جنگ کی مدت، اس کی کثافت ،بنیادی خدمات اور نگہداشت کے حصول اورانسانی امدادی مساعی کی تاثیر پر منحصر کرتی ہے۔جنگ میں مارے گئے افراد کی شرح، تصادم کے سبب بالواسطہ مارے جانے والوں کے سلسلہ میں ایک مخصوص باب (تصادم کے نتیجہ میں بالواسطہ اموات) میں وضاحت سے لکھی گئی ہے۔ ان تفصیلات کا مطالعہ بتاتا ہے کہ براہ راست تشدد کے نتیجے میں ایک موت کے بدلے تین سے پندرہ گنا کے درمیان بالواسطہ اموات ہوئیں۔

سب سے زیادہ چونکا دینے والا معاملہ تو کانگو جمہوریہ کا ہے جہاں 2002 سے ہر سال 400,000 سے زیادہ سالانہ ہلاکتوں کا تخمینہ لگایا گیا ہے، جن میں سے اکثر جنگ کے بالواسطہ متاثرین ہیں۔ اس لئے اس رپورٹ میں مذکورعالمی پیمانے پر ہونے والی بالواسطہ ہلاکتوں کے تخمینہ کو، جو کہ 200,000 ہے ایک محتاط تخمینہ کے طور پر سمجھنا چاہیے۔

یہ رپورٹ یہ بھی بتاتی ہے کہ ضروری نہیں کہ جنگ کے بعد مسلح تشدد میں لازما کوئی معجزاتی تخفیف نظر آئے گی۔ مخصوص حالات میں جنگ کے بعد کے معاشروں میں جنگ کے دنوں کے مقابلے میں مسلح تشدد کی شرح میں اضافہ ہوا ہے۔ ان میں 20-25 فیصد جنگ میں دوبارہ کود پڑنے کا خطرہ صاف ظاہر ہوتا ہے۔ جب تک اس طرح کے ممالک میں نو جوانوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا

نقشہ 4.1 : علاقہ وار شرح اموات فی لاکھ، 2004

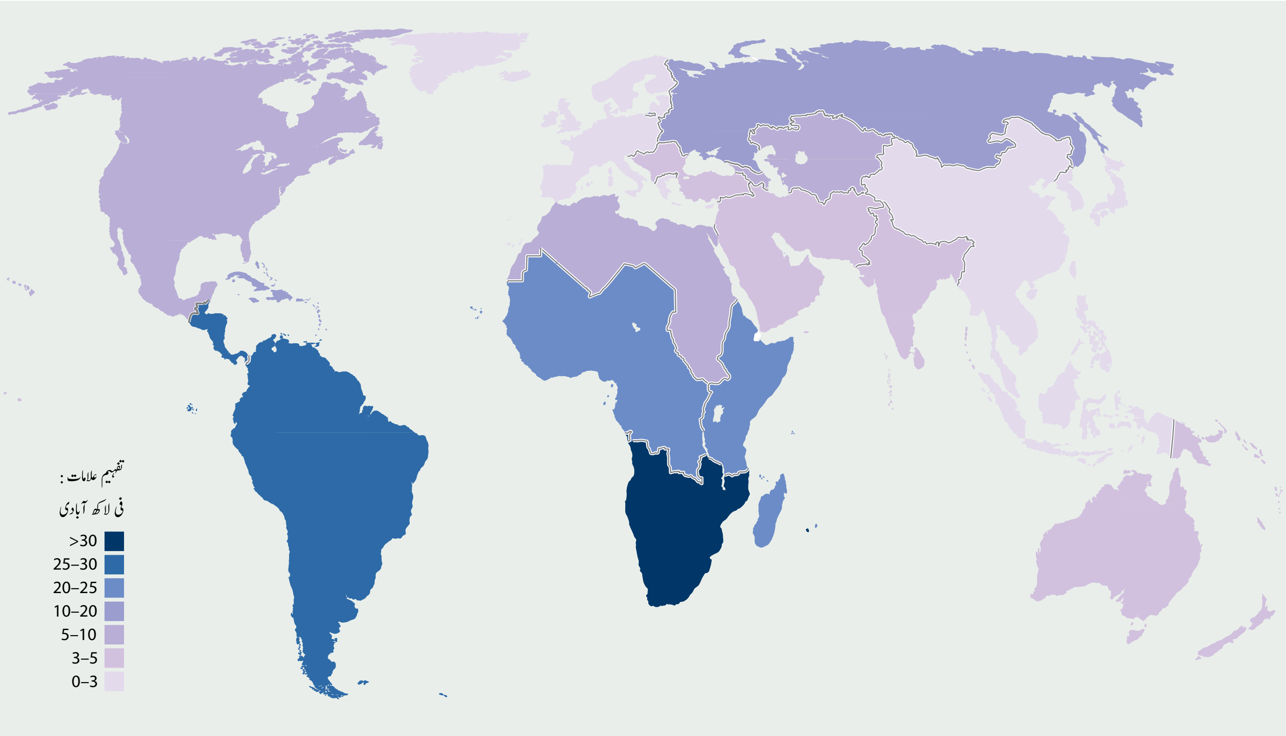

اس نقشہ میں دکھائی گئی سرحدیں ہر قسم کی تصدیق و قبولیت سے مبرا ہیں

ذریعہ: منشیات اور جرائم سے متعلق اقوام متحدہ کے دفتر (UNDP) کے اندازے

تصویر ▲ میں تیجوانا (میکسکو) میں پولیس کا ایک مخصوص فائرنگ کے تبادلہ کے دوران ایک بچہ کو لے جاتے ہوئے ، 2008
روئٹرس/© جورج ڈیونس

رہے گا،(جو کہ مجموعی آبادی میں60 فیصد سے بھی زیادہ ہے) بے روزگاری اوردربدری بڑھتی رہے گی،نئے مسلح تصادم کے خطرات بھی باقی رہیں گے۔

بیشتر پر تشدد اموات امن کے حالات میں واقع ہوتی ہیں اوروہ نتیجہ ہوتی ہیں چھوٹے یا بڑے مجرمانہ یا سیاسی پس منظر رکھنے والے مسلح تشددکا۔490,000سے زیادہ ہلاکتیں صرف 2004ءمیں ہی پیش آئیں۔ یہ تعداداس تعداد سے دوگنی ہے جو مسلح تشدد میں براہ راست یابالواسطہ موت کا شکاربنے۔ مسلح تصادم میں ہرروز لوگوں کی نسبتاً بڑی تعداد بالکل جنگوں کی طرح پر تشدد موت سے ختم ہوجاتی ہے۔ بسا اوقات اس سے بھی زیادہ جتنی مسلح تصادم میں مرتی ہے۔ نقشہ 4.1 (باب 4میں پیش کردہ) تصادم اور بلا تصادم مسلح تشدد کی تقسیم دکھاتا ہے۔ اس میں ہلاکتوں کی تعداد فی لاکھ افراد کے حساب سے دکھائی گئی ہے۔

بلا تصادم مسلح تشدد کے جغرافیائی اورآبادیاتی پہلو بہت اہم ہیں۔ سب صحارا افریقہ اوروسطی اورجنوبی امریکا مسلح تشدد سے سب سے زیادہ متاثر ہیں۔ان علاقوں میں شرح قتل 20فی لاکھ ہے۔اس کے مقابلے میں عالمی پیمانہ پر قتل کا تناسب فی لاکھ 7.6ہے۔ جنوبی افریقہ وسطی امریکہ اورجنوبی امریکہ کے ممالک بشمول کولمبیا، ایل سلو اڈور، گواٹے مالا، جمائیکا، جنوبی افریقہ اوردینز ویلا میں پر تشدد قتل کا تناسب دنیا بھرمیں سب سے زیادہ ہے۔ پولیس کے ذریعہ 2005میں پیش کردہ اعداد وشمار کے مطابق وینزویلا میں 37 فی لاکھ اورایل سلواڈور میں 59فی لاکھ ہے۔[5]

امور اسلحہ: ہلاکتوں کا سب سے بڑا ذریعہ آتشیں ہتھیار ہے۔ آتشیں ہتھیاروں کا استعمال بہت زیادہ ہے یعنی ساٹھ فیصد۔ یہ استعمال وسطی امریکا میں 77فیصدسے شروع ہوکرمغربی یورپ میں19 فیصد تک پہونچتا ہے۔

مسلح تشدد کا ایک عنصر جنسی عنصر بھی ہے۔اگرچہ اس کے بیشتر شکار مرد ہی ہوتے ہیں مگرخواتین بھی اس کا شکار ہوتی ہیں۔ خواتین کے قتل کی شرح علاقوں کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہے۔ زیادہ شورش زدہ ممالک میں خواتین کی ہلاکت کا تناسب عموماً10 فیصد ہے۔ جبکہ کم شورش زدہ ممالک میں خواتین کا قتل30 فیصد ہوتا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ مسلح تشدد کی دوسری اقسام سے عورتوں کے قتل میں کمی اوربیشی واقع ہونا ضروری نہیں۔

مسلح تشدد کی کچھ دوسری اقسام کی خاصی تعداد ایسی بھی ہے جو کہ اگرچہ بڑے پیمانے پر نظر نہیں آتی مگر دنیا بھر میں لوگوں کے حقیقی تحفظ کو تباہ کرتی ہے۔ کچھ خطوں میں ریاستوں میں خودریاست ،یا ریاست کے کارکُن، مسلح تشدد کرتے ہیں یا متشددانہ کارروائیوں میں شریک رہتے ہیں۔ تقریباً 30ریاستوں میں ہرسال50سے زیادہ ماورائے عدالت قتل کے واقعات ہوتے ہیں۔ایک درجن سے

زیادہ ممالک میں جبری گم شدگی کے واقعات مسلسل ہوتے ہیں اور20 ممالک میں کبھی کبھی۔ امریکا، ایشیاء،افریقہ، اغوا برائے تاوان ایک تیزی سے ابھرتا ہوا مظہر ہے۔ چنانچہ 2007ء میں لاطینی امریکا، ایشیاءافریقہ اورشرق اوسط میں تقریباً 1,425 معاملات درج کئے گئے۔

مسلح تشدد حقیقتاً ایسے ہزاروں واقعات کی شکل اختیار کر لیتاہے جو باہم مربوط ہوتے ہیں اور جن کی وجہ سے معاشروں میں گوناگوں سطحوں پر منفی نتائج سامنے آتے ہیں۔ اس کا نتیجہ انسانی اورمالی سرمایہ کی تباہی اور مواقع کے فقدان کی شکل میں سامنے آسکتا ہے۔ اس کے معاشی اثرات غریب ترین اور کمزور ترین افراد کے ذریعہ عموماًزیادہ سخت محسوس کیے جاتے ہیں۔ شورش زدہ اور غیر شورش زدہ دونوں مقامات پر مسلح تشدد کے نقصانات اورترقی پر اس کے منفی اثرات قابل توجہ ہیں۔ پیش آمدہ متوقع خطرات کو بھانپ لینے کے سارے طریقے استعمال کرتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ

ہر سال مسلح تشدد کے ذریعہ پیدا کردہ عدم تحفظ کی قیمت عالمی پیمانہ پرسرسری طورپر بڑھ کر70 ڈالر (امریکی) فی کس ہوجاتی ہے یا سالانہ عالمی بار400 امریکی بلین کا ہوجاتا ہے۔

مسلح تشدد کا انسداد وتخفیف

مسلح تشدد قابل تدارک ہے۔ مزید برآں ،زندگیوں کوبچانے کے لئے فوری مداخلت مسلح تشدد کے مجموعی بارکوکم کرسکتی ہے۔ نقشہ 5.1 (باب 5 میں پیش کیا گیا نقشہ) سے وہ نمایاں کامیابیاں ظاہرہوتی ہیں جو متوقع عمر کے سلسلے میں ملیں ،ان کامیابیوں کومحسوس کیا جاسکتا ہے۔وسطی اورجنوبی امریکا کے کئی ممالک میں آدمیوں کے لئے ایک سال سے زیادہ۔ اگرچہ اس رپورٹ میں مسلح تشدد کی تخفیف کے لئے کوئی ٹھوس حکمت عملی موجود نہیں ہے بلکہ اس کے بجائے اس میں تشدد کے انسدادو تخفیف کو فروغ دینے کے لئے کچھ اہم نکات کی طرف رہنمائی ہے۔(عالمی تنظیم صحت) (a2008)تازہ ترین تفصیلات اور تحقیق سے مستحکم اس رپورٹ میں اسے بھی جزو دستاویز بنا لیا گیا ہے کہ مسلح تشدد کا مقابلہ کرنے میں ناکامی کیسے معاشی نمو اورارتقاءکو روک سکتی ہے۔ کم از کم اس رپورٹ کو عالمی امداد دینے والوں ،ماہرین، ذمہ داران حکومت اور متحرک سماجی کارکنان کو یہ سمجھانے میں مدد گار ثابت ہونی چاہیے کہ انسانی، سماجی اورمعاشی ترقی کے لئے، تحفظ وسلامتی بنیادی چیز ہے۔

عملی اعتبار سے یہ صورت حال بے حد اہم ہے کہ متعلقہ قومی اوربین الاقوامی ایجنسیاں مسلح تشدد کے رجحانات کی مستقل اورمعمول کی نگرانی کو فروغ دے رہی ہیں۔ اس رپورٹ میں مزید تفصیلات ہیں، جیسے مسلح تشدد کے اثرات اورمفروضہ اور حقیقی خطرات کے اندازہ کے لئے طریق کار بنانا اوراس کے لئے سنجیدگی سے سرمایہ کاری کرنا، مسلح تشدد کے انسداد وتخفیف پروگرام کی تاثیر کو صحیح طورپر پرکھنے کے لئے عوامی صحت کے طریقوں اور سماجی علوم پر توجہ مرکوز کرنا۔ مقامی ،قومی اور بین الاقوامی تفصیلات جمع کرنا موثر مواخلت کی منصوبہ بندی کی ترجیحات کے تعین، سرگرمیوں کے تجزیہ، اورزندگیاں بچانے کی طرف پہلا بنیادی قدم ہے۔

مسلح تشدد کے انسداد اورتخفیف میں سرمایہ کاری کا مطلب ہے،مداخلت کی منصوبہ بندی، تنفیذ اورنگرانی کرنے والے انفرادی

تصویر ▼ بغداد کے ضلع کمبسرا میں ایک کار بم کے جائے حادثہ پر کھڑے ہوئے لوگ، 2008
پینوس پکچرس/© موائسس سمن

نقشہ 5.1 : بے تصادم مسلح تشدد کے نہ ہونے کی صورت میں، مختلف ممالک میں سالوں میں زندگی کی امید کے متوقع فائدے

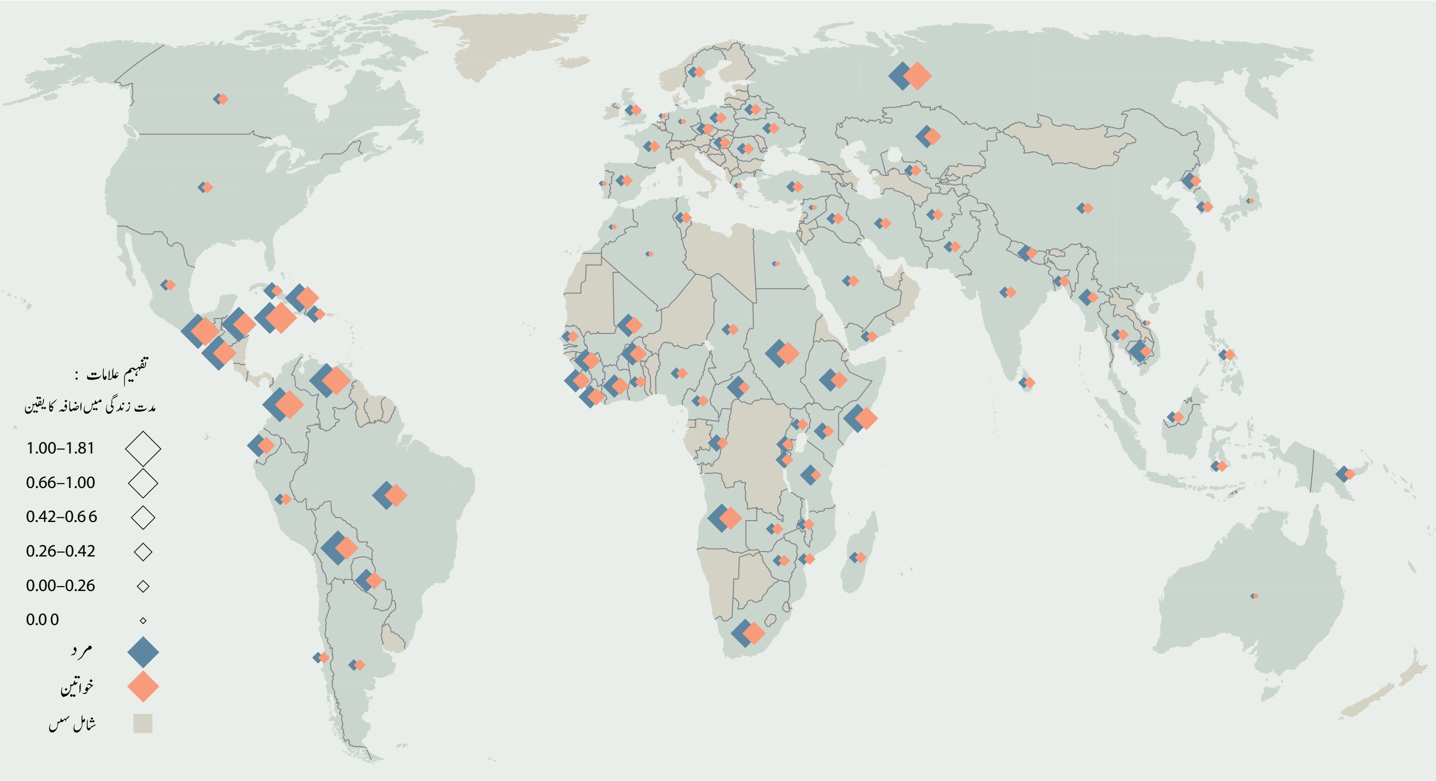

ذریعہ CERAC

کارکنان اورعوام کی تائید وتقویت۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ سروے اوردوسرے مشترکہ تحقیقی طریقوں سے مقامی صورت حال اورمسائل کی اچھی فہم پیدا کی جائے۔ اس کا تقاضا ہے کہ یہ سمجھاجائے کہ مسلح تشدد کے گوناگوں اوربسااوقات باہم مربوط اسباب ہوتے ہیں،اورسادہ خطوط پر نہیں پھیلتے۔اورآخری بات یہ کہ اس کا تقاضا ہوتا ہے کہ تحفظ انسانیت اور ارتقا کے لئے سرگرم شخصیات کی حفاظت کی جائے جن میں سے بہت سارے افراد بوقت کار ہی قتل کردیئے گئے۔ جیسا کہ اس رپورٹ کا مشاہدہ ہے، امدادی کارکنان کے پرتشدد قتل کے تناسب کا ایک سرسری اندازہ 60 فی لاکھ ہے۔ یہ تناسب دنیابھرمیں امدادی کارکنان کو درپیش حقیقی خطرات کی پریشان کن یاد دہانی ہے۔

"مسلح تشدد کا عالمی بار" یہ رپورٹ تو صرف مسلح تشدد کے تدارک اورتخفیف کے عالمی ایجنڈے کی تنفیذ کی طرف پہلا قدم ہے۔ یہ رپورٹ ثبوتوں کی بنیادکی توسیع اور ارتقا کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ یعنی اِس کی شناخت کہ کون غیر محفوظ ہے، مسلح تشدد کی کن اقسام کا استعمال کیاگیا، کس کے ذریعہ کیاگیا اور کن حالات میں کیاگیا۔ یہ رپورٹ ان سوالات مسلح تشدد کے عالمی بار میں محسوس تخفیف اورعالمی پیمانے پرانسانی تحفظ کی حقیقی ترقی کے حصول کی طرف ایک اہم قدم کے طور پر اجاگرکرتی ہے۔

حواشی

1. اعداد وشمار عالمی تنظیم صحت کی تفصیلات سے لئے گئے ہیں اوران میں باہمی انفرادی تشدد اورجنگ میں آئے زخموں کی وجہ سے ہوئی اموات کی نوعیت کا اضافہ کیا گیا ہے۔ مسلح تشدد دنیا بھرمیں مجموعی طورپر موت کی 18ہویں وجہ ہے۔

2. عالمی تنظیم صحت کے مطابق تشدد سے مرنے والوں کے مقابلے میں زخمی ہونے والوں کی تعداد تقریباً دس گنازیادہ ہے(عالمی تنظیم صحت)p-4, 2008 a

3. اس تعریف میں خودکشی شامل نہیں ہے۔ عالمی تنظیم صحت کا اندازہ ہے کہ خودکشی کی اموات تصادم یاتشدد کے ذریعہ وقوع پذیر اموات سے بھی زیادہ ہیں۔ (عالمی تنظیم صحت)p-1,2008 تنظیم نے تشدد کے ذریعہ اموات کا 1.6 ملین کا جو تخمینہ پیش کیا ہے اس میں خودکشی کی اموات بھی شامل ہیں(جو مجموعی تعداد کا 54فیصد ہے۔) ۔اور اس طرح وسیع پیمانے پر یہ اس تعداد سے ہم آہنگ ہے جو یہاں پیش کی گئی ہے۔اس تعریف میں تشدد کے مادی استعمال پر ہی توجہ دی گئی ہے، ساختیاتی ،ثقافتی اور نفسیاتی تشدد سے بحث نہیں کی گئی ہے۔

4. لال اور ہرے دائروں کے درمیان کا دائرہ تشدد کے ذریعہ ہوئی اموات کے دوبارہ شمار کو ظاہر کرتا ہے۔(بلاتصادم مسلح تشدد)

5. اعدادوشمار قومی پولیس کے ذرائع سے لئے گئے ہیں۔دیکھے http://www.derechos.org.ve/publicaciones/infanual/2005_06/pdf/seguridadciudadana.pdf (Venezuela); http://www.fgr.gob.sv/estadisticas/homicidios2005.pdf (El Salvador); www.saps.gov.za/statistics/reports/crimestats/2007/_pdf/category/murder.pdf (South Africa); http://www.undp.org.gt/data/publicacion/Informe%20Estad%C3%ADstico %20de%20la%20Violencia%20en%20Guatemala%20final.pdf (Guatemala); CNP (n.d.).